بنیاد پرستی اور دہشت گردی

مجرم کون؟

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

-ناشر-

مجلس صلاح معاشرہ

دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

نام کتاب ——————— بنیاد پرستی اور دہشت گردی
مجرم کون

مصنف ——————— مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

صفحات ——————— ۲۰

قیمت ——————— ۴ روپے

طباعت ——————— پاریکھ آفسٹ، لکھنؤ

کتابت ——————— حامد بستوی

—— باہتمام: ——

شاہد حسین
ندوۃ العلماء، لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

شریعت اسلامی معتدل ترین

و

متوازن قانونِ حیات

شریعت اسلامی کا اعتدال

ہمارے حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کام میں اعتدال کا طریقہ اختیار کرنے کو پسند فرمایا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ "خیر الامور اوسطھا"، معاملات میں بہتر وہ ہیں جو درمیانی ہوں، چنانچہ آپ نے متعدد موقعوں پر از خود اپنے عمل سے اس کو بتایا اور توجہ دلائی۔ آپؐ کے پاس تین صحابی بڑے ایمانی جذبہ کیساتھ آئے، ایک نے کہا کہ رات رات بھر میں عبادت کیا کروں گا دوسرے نے کہا کہ میں روز روزہ رکھوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں کبھی شادی نہ کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا میں تم میں سب سے زیادہ تقویٰ اور اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور میں رات کو عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور روزے رکھتا ہوں، اور روزے سے خالی دن بھی چھوڑتا ہوں، شادی کرتا ہوں، جو میرے طریقہ سے

www.abulhasanalinadwi.org

وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اسی طرح حج کے موقع پر ایک صحابی نے جو مکّہ میں بیمار ہو گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ میں سوچتا ہوں کہ اپنا سارا مال و متاع اللہ کی راہ میں صدقہ کر دوں، آپ نے فرمایا سارا مال صدقہ نہ کرو، انھوں نے کہا کہ نصف صدقہ کر دوں، فرمایا نصف بھی نہ کرو، انھوں نے کہا کہ ایک تہائی صدقہ کر دوں، فرمایا ایک تہائی کر سکتے ہو اگرچہ وہ بھی زیادہ ہے دیکھو! تم اپنے بچوّں کے لیے مال کو اتنا چھوڑ جاؤ کہ وہ اس سے اپنا کام چلا سکیں یہ بہتر ہے اس بات سے کہ تم ان کو فقیر کی طرح چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اسی طرح ایک صاحب اپنی ضرورتیں مانگ کر پوری کر رہے تھے آپؐ نے ان سے کہا کہ تمہارے پاس کچھ سامان ہے، انھوں نے ایک بتایا اور ایک چادر، آپ نے کہا لاؤ! آپؐ نے اس کا نیلام فرمایا وہ دو درہم میں فروخت ہوا آپؐ نے ایک درہم ان کو دیا کہ اس سے تم اپنے اور اپنے گھر والوں کے لیے کھانے کا انتظام کرو۔ اور دوسرے درہم سے ایک کلہاڑی خریدی اس میں دستہ لکڑی سے کاٹ کر خود لگایا اور ان صاحب کو دیا کہ اس سے لکڑی کاٹ کر لایا کرو اور فروخت کیا کرو اور اس طرح اپنی کمائی سے کام چلایا کرو۔

ایک طرف آپؐ کا یہ انداز تھا دوسری طرف یہ تھا کہ دو بھائی تھے ایک بھائی کام کاج اور محنت کرتے دوسرے بھائی حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت

www.abulhasanalinadwi.org

میں دین سیکھنے کے لیے حاضر رہتے تھے تو ایک روز کام کرنے والے بھائی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے شکایت کی کہ یہ میرے بھائی ہیں ہاتھ نہیں بٹاتے اپنا سارا وقت آپ کی خدمت میں ہی رہ کر گذار دیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم کو کام سے جو آمدنی ہوتی ہے کیا عجب ہے کہ تمہارے ان بھائی کے دین سیکھنے کی فکر کرنے کی برکت ہی سے ہو رہی ہو یعنی آپؐ نے یہ محسوس کر لیا کہ وسیلہ اختیار کرنے کے باوجود رزق اللہ دیتا ہے اسی کی مرضی کا کام ہو تو برکت ہوتی ہے ورنہ تدبیر بھی کارگر نہیں ہے حضرات انصار رضی اللہ عنہم زراعتی کاموں کے کرنے والے تھے جہاد اور دوسرے دینی کاموں کے تسلسل سے وہ کاشتکاری اور باغبانی کو ایک عرصہ تک کوئی زیادہ وقت نہ دے سکے ایک موقع پر وہ محسوس کر کے کہ ہم اب اپنی کاشتکاری وغیرہ میں مسلسل لگ سکتے ہیں، ادھر متوجہ ہوئے تو ان کے کمائی کے کام میں لگ جانے سے اسلام کے بڑھتے ہوئے قافلہ کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہو جانے کا خطرہ تھا اس لیے قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ کہ اپنے کو تباہی میں نہ ڈالو یعنی اگر تم دنیا کی طرف اگرچہ وہ جائز ہے دین کا کام چھوڑ کر لگ گئے تو یہ تمہارے لیے تباہی کی بات ہوگی

یہ تھا وہ اعتدال اور درمیان کی راہ جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے امّت کو ڈالا تھا اور اس کی تربیت دی تھی کہ اپنی دنیاوی زندگی کی حسب ضرورت فکر رکھو اور اپنے دین کے حق کو بھی پوری طرح ادا کرو۔ آپؐ نے فرمایا: "الذین یسّرہ

کہ مذہب آسان ہے، اللہ تعالیٰ نے اُمّت محمدیہ کے لیے مذہب کو آسان بنا دیا ہے اس پر پوری طرح عمل کرنا آسان ہے، دین پر پورا عمل کرنے سے برکت ہوتی ہے اور اللہ کی نصرت کے وعدے پورے ہوتے ہیں۔ اُمّتِ محمدیہ کے لیے اس میں آسانی ہے اور یہی اس کے فلاح کی راہ ہے، اسلام میں دین و دنیا دونوں کی رعایت رکھی گئی ہے اس میں آسانی کے ساتھ اعتدال بھی ہے، اس طرح دین پر عمل آسانی اور خوبی کے ساتھ ہوتا ہے آدمی کو ایسے مجاہدے نہیں کرنا پڑتے کہ اس کی طاقت سے باہر ہوں، یہ ایسی نعمت ہے کہ کسی دوسرے مذہب میں نہ ملے گی، اس کے بعد مسلمانوں کا اپنے دین پر عمل کرنے میں کوتاہی کرنا بہت عجیب بات بھی ہے اور افسوس کی بات بھی ہے۔

مسلمانوں کی بے عملی

اس سے وہ صرف خدا کی ناراضی اور اپنے رسول کے حکم کی خلاف ورزی ہی نہیں کرتے بلکہ اسلام کو بدنام کرتے ہیں کہ ان کی بدعملی کی وجہ سے غیر لوگ اس غلط فہمی میں پڑتے ہیں کہ اسلام پر عمل کرنا مشکل ہے۔ پھر مستزاد یہ کہ وہ غیر قوموں کے طریقے اختیار کرتے ہیں، دکھاوے پر بے تحاشہ دولت صرف کرتے ہیں اور شریعت نے جو طریقے مقرر کیے ہیں اور وہ آسان ہیں اور ان میں صرفہ بھی کم ہوتا ہے ان کو ادا نہیں کرتے، شریعت میں شادی کرنے کا صاف ستھرا اور پسندیدہ طریقہ بتایا گیا

www.abulhasanalinadwi.org

ہے لیکن وہ اس کو مشکل بنا کر اور دولت لٹا کر کرتے ہیں پھر بیوی کے ساتھ حسن سلوک اور لحاظ کا حکم دیا ہے لیکن ذرا سی بات میں ناراض ہو کر اس کو اذیت پہنچاتے ہیں۔ اور طلاق کی نوبت آجائے تو اس کو بری طرح اور گنوار پن کے ساتھ کرتے ہیں حالانکہ اس کے لئے جائز طریقے بتائے گئے ہیں اور ناجائز طریقوں سے منع کیا گیا ہے اور اگر خوشحال ہوئی تو پھر کہنا کیا، خرچ کرنے پر آئے تو جا بیجا کی پروا کیے بغیر صرف خواہش کی بنا پر مال کو ضائع کرتے ہیں، اور دوسری طرف ضرورت مندوں اور محتاجوں کو فقیر سمجھتے اور ان کے ساتھ جابرانہ طریقے سے پیش آتے ہیں، مال کے حصول کے لئے رشوت لیتے ہیں، جوا کھیلتے ہیں اور دھوکہ دھڑی جو بھی سمجھ میں آئے اس کو اختیار کرتے ہیں، یہ باتیں سماج میں پھیلتی جا رہی ہیں اور واقعات کی صورت میں ہم کو ہر طرف اور ہر جگہ نظر آتی رہتی ہیں۔

شریعت میں ہے کہ نکاح کو آسان بناؤ، اس میں سادگی اختیار کرو، بیوی کو دینے کے لیے مہر ضروری قرار دیا گیا کہ اس کو یا تو فوراً ادا کر دو یا ادا کرنے کی پکی نیت رکھو اگر مہر کی ادائیگی کی نیت صحیح نہیں ہے تو جو نکاح ہوگا وہ شرعی طور پر مشکوک ہوگا مہر نہ اتنا کم رکھا جائے کہ اس سے بیوی کی بے وقعتی ہوتی ہو اور نہ اتنا زیادہ ہو کہ ادا کرنے کی سکت ہی نہ ہو اور آدمی یہ سمجھے کہ ادا کرنا ہی نہیں ہے اس طرح کا نکاح ہی مشکوک ہو جائے گا۔

لیکن ہو یہ رہا ہے کہ شادی میں دھوم دھڑکا بے حد و بے حساب پیسے کا

www.abulhasanalinadwi.org

خرچہ وہ بھی صرف نام ونمود کے لیے اور مہر کے معاملہ میں صرف زبانی جمع خرچ بلکہ مہر ادا کرنے کی فکر کے بجائے اُلٹا بیوی والوں سے رقم اینٹھنے کا چکر اور اگر اس سے مطلوبہ رقم نہ ملی تو بیوی کی جان اجیرن بلکہ اس کے جان کے لیے بھی خطرہ۔ کیا یہ باتیں اللہ کو ناراض کرنے والی نہیں ہیں، کیا مذہب کے خانہ میں اپنے کو مسلمان لکھا لینا اور مسلمان نام رکھ لینا مسلمان ہونے کے لیے کافی ہے، پھر مصیبتیں آتی ہیں تو آدمی کہتا ہے کہ ہم مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ ہم پر رحم نہیں کرتا۔ شکر کرنا چاہیئے کہ اتنی نافرمانیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ دنیاوی عذاب نہیں دے رہا ہے۔

پھر بیوی کے ساتھ شوہر کا سلوک اور شوہر کے ساتھ بیوی کا سلوک دونوں شریعت اسلامی کے حکم کے بالکل مطابق نہیں ہے نتیجہ یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے ناخوش ہوتے ہیں اور بتدریج زندگی جہنم بننے لگتی ہے اور پھر غصہ میں طلاق دی جاتی ہے اور اس طرح کہ جیسے توپ چلا دی۔ پھر جب ہوش آتا ہے تو افسوس کرتے ہیں مفتیوں کے پاس دوڑتے ہیں کہ حل بتاؤ۔

یہ سب شریعت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جبکہ شریعت ایسی اچھی کہ زندگی کے تمام پہلوؤں کی اس میں رعایت رکھی گئی ہے۔ زحمت و پریشانی میں نہیں ڈالا گیا ہے۔ لیکن اس کے خلاف کرکے اس کو بدنام کرتے ہیں پھر مزید یہ ہے کہ غیروں کی عادتوں اور طریقوں کی اتنی زیادہ نقل شروع کردی ہے کہ ان کے طریقے دیکھکر کوئی ان کے مسلمان ہونے کا یقین نہیں کرسکتا، شادی ہو یا میاں بیوی کا آپسی طریقہ ہو

www.abulhasanalinadwi.org

یا اولاد کی تربیت و تعلیم ہو کسی بات میں بھی مسلمان کی مسلمانی ظاہر نہیں ہو رہی ہے، نشے کی عادتیں، جوئے کی لتیں جو خواہ لاٹری کی شکل میں ہوں یا دوسرے طریقے سے ہوں ایسی بڑھتی جارہی ہیں کہ وہ ان کی اخلاقی، دینی، سماجی، اقتصادی زندگی کو دیمک کی طرح چاٹے ڈال رہی ہیں، نشے کی لت سے گھر کے افراد مصیبت میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ لاٹری کی وجہ سے آمدنی کا بیشتر حصّہ اس کی نذر ہو جانے پر گھر والوں کو کھانا بھی پوری طرح حاصل ہونا مشکل ہو رہا ہے، بیوی سے ناچاقیاں بڑھ رہی ہیں، لڑکے آوارہ گردی اور جہالت میں پل رہے ہیں۔ ایسے میں آپسی کشمکش اور طلاق جیسی باتیں کوئی تعجّب کی باتیں نہیں ہیں۔ شریعت پر عمل کرنے میں کوتاہی کرنے کا ایک بڑا اہم گوشہ مرنے والے کے مال کی وراثت کی تقسیم کا صحیح نہ ہونا ہے، باپ کی جائداد پر کوئی ایک قوی یا کئی وارث قبضہ کر کے کمزور وارثوں کو محروم کر دیتے ہیں، اور بہنوں کا حق تو عام طور پر مارا ہی جاتا ہے۔ کسی نے نیکی کی تو بہن سے کہلوالیا کہ ہم کو بھائی سے بہت محبّت ہے ہم معاف کرتے ہیں حالانکہ وارث کی تقسیم کا حکم قرآن مجید میں تفصیل سے بتایا گیا ہے اور سخت تاکید کی گئی ہے، اور اس کے نہ کرنے پر بہت وعید آئی ہے، اصلاً شرعی اصول سے تقسیم کر کے قبضہ دیدینا چاہئے پھر کوئی بہن واپس کرے تو خوشی سے لیا جائے۔

اصلاح حال کی ضرورت

مسلمانوں کے لیے اس دنیا میں بھی فلاح اس میں ہے کہ وہ شریعت کے

www.abulhasanalinadwi.org

احکام پر چلیں ورنہ پروردگار کی نصرت و مدد کے وہ ہرگز مستحق نہیں ہو سکتے، ان کے اسلاف کے ساتھ نصرت خداوندی کے واقعات ان کی فرمانبرداری کی زندگی کی بنا پر تھے دنیا کی زندگی میں بداعمالی اختیار کرنے پر دنیا میں صرف کافروں کو کم تر سزا ملتی ہے کیونکہ ان کے لیے اصل سزا آخرت میں رکھی گئی ہے لیکن مسلمان کی دنیا بھی اسی وقت کامیاب ہوتی ہے جب وہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی بجا آوری کرتے ہوں شریعت پر عمل نہ کرنے کی صورت میں ہم غیروں سے کس منھ سے کہہ سکتے ہیں کہ ہماری شریعت کے خلاف کوئی قانون نہ بنایا جائے، ہماری شریعت کے خلاف کوئی رویہ نہ اختیار کیا جائے، ہم کو اچھی طرح سمجھنا چاہیے کہ اسلام کی تعلیمات کے برعکس زندگی گذارنا بڑی فکر و تشویش کی بات ہے، اس کو درست کرنے کی ذمہ داری ہر مسلمان پر ہے اس کے لیے مسلمانوں کو سمجھانا اور ان کو شریعت پر عمل کرنے پر آمادہ کرنا بھی اہم کام ہے، اس کو کرنے کی بھی فکر کرنا چاہیے کیونکہ ہم اسی معاشرہ میں رہتے ہیں اس میں کوئی غلط کام کرتا ہے تو اس کا اثر ہم پر بھی پڑے گا۔ اگر ملّت کا خود اپنا نظام حکومت ہوتا تو اس کی اوّلین ذمّہ داری اس پر ہوتی اور یہ کام اس کے ذریعہ انجام پاتا لیکن جب ایسا نہیں ہے یا ایسا نہیں ہو رہا ہے تو پھر مسلمانوں کے باصلاحیت طبقہ کو اس میں اپنی حد تک حصّہ لینا چاہیے۔ خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ اس کی فکر رکھتے تھے کہ لوگ آسائش کی زندگی مسرفانہ طریقہ سے تو نہیں اختیار کرتے، اخلاقیات اور طور طریق اسلام کی تعلیمات کے

www.abulhasanalinadwi.org

حلاف تو نہیں اختیار کرتے۔ غلط کار افراد کو غلط کاری سے باز رکھتے تھے اور باہمّت وباعزّت قوم کا فرد بنانے کی فکر کرتے تھے۔

غیروں کے یہاں اپنی ملّت کی فکر

وہ تو ایک مثالی اور اعلیٰ درجہ کے شریف، اور اقتدار والے حاکم تھے ان کے علاوہ دیگر حکمرانوں میں بھی جو سنجیدہ مزاج رکھتے ہیں ان کے یہاں بھی اپنی قوم کی اخلاقیات کو قوم کی امنگوں اور جذبوں کے ساتھ قائم رکھنے کی کوشش کی مثالیں ملتی ہیں۔ کافروں کے یہاں مثلاً یورپ و امریکہ جیسے اخلاقیات کے بگڑے ہوئے ماحول میں بھی اپنی اپنی قوموں کی تعمیر کرنے اور کمزوریوں سے بچنے کی عادت ڈالنے کی فکر ملتی ہے وہ جس بات کو اپنی قوم کے لیے مناسب سمجھتے ہیں اس کو نافذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن وہ قومیں جن کو حکومت کی طاقت و ذرائع حاصل نہیں ہیں وہ اگر زندگی کی توانائی رکھتی ہیں اور ان میں سمجھدار اور سنجیدہ افراد ہوتے ہیں تو یہ کام وہ اپنے سمجھدار اور سنجیدہ افراد کے ذریعہ انجام دیتی ہیں۔

مسلمانوں کو ہندوستان میں اپنی اخلاقیات کی حفاظت اپنی ملّت کی سنجیدہ وٹھوس تعمیر خود کرنا ہے یہ کام ان کے تمام پڑھے لکھے لوگوں اور ان کے ملّی وتعمیری اداروں کی خصوصی توجہ کا ہے ہم جس طرح مختلف دینی مذہبی وسیاسی حلقوں کی فکر کرتے ہیں ہم کو سماجی اصلاح اور صحیح معاشرتی اخلاق کی اصلاح

www.abulhasanalinadwi.org

وتعمیر کی فکر بھی کرنا ہے اور اس کام میں غفلت قوم و ملّت کو ایک بگڑی ہوئی اور ناقابل عزّت قوت و ملّت بنا دے گی، جس کے جستہ جستہ نمونے مسلمانوں کے ملکوں میں نظر آتے ہیں۔ یہ ایک بے حد محنت طلب کام ہے لیکن اس کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے ہم سب کو فکرمندی و توجہ سے اس کام کو انجام دینا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

بنیاد پرستی کا الزام اور اُس کی حقیقت

فنڈامنٹلزم، جس کو اردو میں بنیاد پرستی کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے، دراصل مسلمانوں کی دینی بیداری کو برا نام دینے کی ایک ترکیب ہے۔ اس اصطلاح کے ذریعہ مسلمانوں کے ذہن کو مذہب پسندی سے یا مذہب کو سماجی زندگی سے علاحدہ رکھنے کی تدبیر کی گئی ہے اس کے ذریعہ مسلمانوں کی مذہب پسندی کو بری شکل میں پیش کرنا مقصود ہے، تاکہ وہ طاقت جو مذہب کی بنیاد پران کو حاصل ہوتی ہے، وہ کمزور ہو جائے اور وہ اپنا کوئی ذاتی دھارا نہ بنائیں بلکہ وہ تقسیم ہو کر دوسروں کے دھاروں میں بہتے رہیں۔

فنڈامنٹلزم کی اصطلاح کو مسلمانوں کے خلاف ایک تخریبی ہتھیار دراصل یورپ نے بنایا ہے۔ اس کو مسلمانوں میں مذہبی بیداری کو دیکھ کر سخت تشویش ہو گئی ہے، یورپ یہ ڈر رہا ہے کہ دنیا پر اس کی جو اجارہ داری دو صدیوں سے ہو گئی ہے، اس کو کہیں مسلمانوں کی بیداری چیلنج نہ کرنے لگے، لہٰذا مسلمانوں میں کسی مؤثر قومی

www.abulhasanalinadwi.org

وئی طاقت کو ابھرنے سے روک دیا جائے۔ اور چونکہ بیداری کوئی ایسی چیز نہیں
ہے، جو حکومتی طاقت سے یا اسلحہ سے روکی جا سکے، ہٰذا اس کے لیے پروپیگنڈا اور
اصطلاحات کی جنگ سے کام لیا جائے، اصطلاحات کی اس تدبیر سے نصف
صدی قبل روس نواز لیڈروں اور کمیونسٹوں نے بھی کام لیا تھا، اور کئی سوسائٹیوں پر
انھوں نے اس سے فتح حاصل کی، کسان مزدور، غریب امیر، مساوات اور امن کے
الفاظ سے جو پروپیگنڈا کیا گیا، اس سے ملک کے ملک فتح کر لیے لیکن بعد میں پتہ
چلا کہ ایسا نعرہ لگانے والے خود اپنے ماحول میں اس پر عمل نہیں کرتے۔ یہ صرف عوام
کے ذہنوں کو متاثر کرنے کے لیے بطور ہتھیار استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ متعدد روسی
قائدین غیر معمولی سرمایہ داری بلکہ ظالمانہ دولت مندی کا شکار تھے۔ ان میں خاص
طور پر برزنیف جو کمیونسٹوں کے بڑے کامیاب لیڈر رہے ہیں اور دنیا پر ان کا بڑا
رعب داب رہا، شخصی طور پر سخت دولت مندانہ اور عیش پسند زندگی رکھتے تھے
لیکن پھر بھی غریب نواز اور مزدور مزاج اور ہمدرد عوام سمجھے جاتے رہے کیونکہ وہ
دینے والی اصلاحات استعمال کرتے تھے، اسی طرح یورپ کے بڑے بڑے بظا
سیکولر لیڈر جو اسلامی مذہبیت کی مخالفت کرتے ہیں اور مذہب کو برا کہتے
ہیں۔ اپنے عیسائی مذہب کے داعی اور حامی ہیں، ان سب کے یہ خوشنما نعرے
غیروں کو ان کی راہ سے ہٹانے کے لیے اور اپنا تابع بنانے کے لیے ہیں۔
یورپ جس کو بنیاد پرستی اور فنڈامنٹلزم کہتا ہے، وہ اس کو صرف مسلمانوں

www.abulhasanalinadwi.org

ظر آتی ہے، خود اپنی سوسائٹی میں اور دوسرے مذاہب کی سوسائیٹیوں میں نظر نہیں
تی، انڈونیشیا میں عیسائی بنانے والی مشنریوں کو کیا کیا اجارات حاصل ہیں اور
ہ کس طرح مسلمانوں کو ان کے اپنے مذاہب کی ترویج سے روکتے ہیں لیکن خود
یسائیت کی ترویج کرتے ہیں، ہزاروں تو ان کے ادارے ہیں، ان کے پادریوں
ے پاس ہوائی جہاز ہیں، ہیلی کاپٹر ہیں، جو سے جہاں چاہیں پہونچ جاتے ہیں اور
یسائیت کی تبلیغ کا کام کرتے ہیں، بے تحاشہ پیسہ خرچ کرتے ہیں اس کے باوجود
رپ اس کو ایک مرتبہ بھی فنڈامنٹلزم نہیں کہتا بلکہ اسی ملک میں جو مسلمان
ثریت کا ملک ہے اسلامی دعوت و تبلیغ کا کام کرنے والوں کو فنڈامنٹل کہتا ہے۔
ودیوں نے مذہب کے نام پر فلسطین پر قبضہ کر لیا اور مذہبی بنیاد پر اسرائیل نام کی
نومت بنالی، اصل باشندوں کو ان کے علاقوں سے بے دخل کیا لیکن ان کو
رپ نے اس کام سے نہیں روکا اور نہ اس کو کوئی برا نام دیا اور فنڈامنٹلزم
صلاح کا ان کے لیے استعمال بھی نہیں کیا، لیکن الجزائر میں اسلامی بیداری پسند
نے والوں نے جب جمہوری طریقہ سے الیکشن کو یہ کہہ کر ختم کر دیا کہ اسلامی
امنٹلزم آرہا ہے اور اس کو ہر قیمت پر روکنا ہے۔ یہودیوں کی مذہب پرستی
جیت اور ظلم کی حد تک پہنچ جائے تو بھی وہ فنڈامنٹلزم یا برا کام نہیں ہے لیکن
مانوں کے مذہبی بیداری کی فکر رکھنے والے حضرات اگر جمہوری طریقہ سے الیکشن
ت جائیں تو ان کو اس کامیابی کا حق نہیں دیا جا سکتا، یہ عجیب منطق ہے پھر

www.abulhasanalinadwi.org

مستزاد یہ کہ اپنا جمہوری حق مانگنے پر اسلام کے اثر بڑھنے سے ڈر کر سختی کے ساتھ روکا جاتا ہے کہ ظلم و تعدی کا سلسلہ شروع کر دیا جاتا ہے اس سے اگر مظلوموں کے دلوں غصہ بڑھے اور مظلوم لوگ بے قابو ہو کر انتقامی کیفیت میں مبتلا ہو جائیں تو ا کو قصوروار کہا جاتا ہے سبب پر نظر نہیں ڈالی جاتی۔ یورپ خود مسلمانوں کی پر امن مذہبیت کو روکتا ہے اور زبردستی کرتا ہے اور جب مسلمان اس ظلم کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں تو ان پر تشدد پسندی اور اصول پرستی کا الزام لگا کر بدنام کرتا ہے

اور ایک اہم بات یہ ہے کہ مسلمانوں میں مذہب پسندی کی شدت اور ناگواری کی یہ تیز لہر کس نے پیدا کی، اس پر بھی غور کرنا چاہیے، یہ صرف علماء فقہا اور اسلامی تحریکوں نے نہیں پیدا کی، یہ دراصل ان حق تلفیوں، زیادتیوں اور سیاسی مظالم سے بھی پیدا ہوئی بلکہ بڑھی ہے جو ساری دنیا میں مسلمانوں کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ عراق نے کویت پر حملہ کیا تو اس کو متحدہ اقوام نے فوجیں بھیج کر امریکہ کی سرکردگی میں چند مہینوں کے اندر سخت سزا دی اور اس کی ق توڑ دی گئی، لیکن بوسنیا پر سربوں کا ظلم و سفاکی تو مدت دراز سے جاری ہے لیکن متحدہ اقوام گومگو میں ہے کہ ظالم عیسائی ہیں کیسے روکے۔

جہاں جہاں مسلمان ہیں اور وہ مسلمان بن کر رہنا چاہتے ہیں، مسلمان رہنے کے لیے ان کی کوشش کو فنڈامنٹلزم کہہ کر ان کو کیوں مطعون کیا جاتا ہے، ان کے مذہبی حق کو کیوں چھینا جاتا ہے اور پھر اس کو چھیننے میں کیوں ہر طرح کا ظلم کیا جاتا

www.abulhasanalinadwi.org

بوسنیا میں، چیچنیا میں، صومال میں اور اس طرح دوسرے علاقوں میں جس طرح اصلی باشندوں کے جمہوری حق کو چھینا جارہا ہے۔ اس سے وہاں کی آبادی میں غصّہ پیدا ہونا اور اپنی مذہبی آزادی کے چھینے جانے پر اس کے دفاع میں لگ جانا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے، یہ ایک نفسیاتی حقیقت ہے کہ جب کسی پر ظلم ہوتا ہو، اس کو اس کے مذہب سے روکا جاتا ہو تو اس میں غصّہ اور انتقام کا جذبہ پیدا ہوگا، اپنے مذہب کی حالت میں وہ کیفیت اور جذبہ بڑھے گا جس کو یورپ فنڈامنٹلزم کا نام دیتا ہے اور ظلم پر غصّہ آئے تو اس کو دہشت گردی کہتا ہے، اس کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ غصّہ طاقت کے استعمال سے کم نہیں ہوتا، چنانچہ اس وقت مسلمانوں کو یورپ سے ناگواری ہے۔ بدنام کرنے سے مسلمانوں کے دلوں سے اپنے مذہب سے وفاداری کا جذبہ اور ناانصافی کے ہتھیار کے ذریعہ سے دبانے سے بجائے گھٹنے کے بڑھے گا۔

فنڈامنٹلزم ایک دھوکے کی اصطلاح کے علاوہ کچھ نہیں اور اس کا پروپیگنڈا محض ایک سیاسی تدبیر ہے۔ جو ناکامی پر ہی ختم ہوگی کیونکہ مسلمانوں کی اسلامی بیداری کسی قوم کے خلاف نہیں ہے وہ اپنی سوئی ہوئی کیفیتوں کو بیدار کرنے کا نام ہے اگر اس کے ساتھ جمہوری رویہ اختیار کیا جائے تو دوستی اور باہمی رواداری کی فضا بنے گی اور اس کو کچلنے اور دبانے کا رویہ اختیار کیا جائے گا اس میں کامیابی کا امکان نہیں ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ کی اہم شاہکار تصنیف

ارکان اربعہ

(اسلامی عبادات)

کتاب و سنت کی روشنی میں

نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے اسرار و مقاصد کا بیان ان کے حقیقی فوائد و ثمرات کی تشریح، انسانی زندگی پر ان کے اثرات و نتائج کا جائزہ، اور عیسائیت و یہودیت نیز ہندو مذہب کے ساتھ ان کا تقابلی مطالعہ۔

مولانا شاہ معین الدین ندوی مرحوم نے کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے ماہنامہ "معارف۔ اعظم گڑھ" میں لکھا تھا "مصنف کی تمام کتابوں میں یہ کتاب شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے، اور اس لائق ہے کہ کوئی پڑھا لکھا مسلمان اس کے مطالعہ سے محروم نہ رہے"۔

صفحات ۳۹۶، بڑی تقطیع، روشن کتابت و طباعت و کاغذ۔

انگریزی ایڈیشن

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام پوسٹ بکس ۱۱۹ لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب ہٰذا

"دستورِ حیات"

جن حضرات کو امت کی دینی و اخلاقی حالت اور اس کی ذہنی و عملی سطح سے واقفیت تھی، اور وہ مسلم معاشرہ کے صحیح و غلط رجحانات پر عمیق اور حقیقت پسندانہ نظر رکھتے تھے، انھیں ہر زمانہ میں ایک ایسی رہنما اور ہمہ گیر قسم کی کتاب کی ضرورت محسوس ہوئی، جو عقائد، عبادات، معاملات، اور اخلاق و عادات کے باب میں مسلمانوں کے لئے دستور العمل اور گائیڈ بک کی حیثیت رکھتی ہو...

دور حاضر میں اس موضوع کی اہمیت اور موجودہ نسل کو اس کی ضرورت اس لئے اور بڑھ گئی ہے کہ یہ دور ضرورت سے زائد اختصار پسند واقع ہوا ہے، اور محنت طلب اور دقیق کتاب کے مطالعہ سے گریز اس دور کا عام مزاج بن گیا ہے۔

مصنف کے بعض مخلص و صاحب نظر دوست ایک زمانہ سے تقاضا کر رہے تھے کہ وہ اس موضوع پر ایک کتاب ترتیب دیں، جس سے موجودہ نسل کے لوگ فائدہ اٹھائیں، اسے زندگی کا دستور العمل اور رہنما بنائیں۔ مصنف نے زمانہ کی ضرورت، اور مسلم معاشرہ کے موجودہ حالات کے پیش نظر یہ کتاب (دستورِ حیات) مرتب کی جس میں قرآن و حدیث کی روشنی میں عقائد و عبادات، اسوۂ نبوی کی رہنمائی میں اخلاق و عادات، اور کتاب و سنت کی ہدایت کے مطابق تزکیۂ نفس، اصلاح اخلاق، صفائی معاملات اور تعلق باللہ کا نظام نیز اسلامی تمدن و معاشرت کی اہمیت حمیت دینی اور اعلائے کلمۃ اللہ کی دعوت پیش کرنے کی کوشش کی، کتاب میں ذاتی تجربات کا خلاصہ، اور مطالعہ کا نچوڑ بھی آگیا ہے، جو دعوت و تصنیف کے عملی تجربوں، اور امت کے مختلف طبقات سے عملی واقفیت پر مبنی ہے۔

(مستفاد از مقدمۂ مصنف)

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی کی اہم تاریخی کتاب:

ہندوستانی مسلمان

ایک تاریخی جائزہ اور موجودہ صورت حال کی عکاسی

- ہندوستان کی تہذیب و تمدن کی تشکیل اور ملک کی تعمیر و ترقی میں مسلمانوں کا حصہ۔
- مسلمانوں کے علمی، دینی و سیاسی کارنامے۔
- مسلمانوں کی شخصیت و خصوصیات اور اُن کے موجودہ مسائل و مشکلات۔

تیسرا ایڈیشن اہم اضافوں اور ترمیمات کے بعد

قیمت ہماری فہرست کتب میں دیکھئے

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام ندوۃ العلماء پوسٹ بکس ۱۱۹ لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org